اَلصَوُمُ وَالفطرُ مع الجماعة وعُظُم الناس ! (سنن الترمذی)

یعنی جب سب مسلمان رمضان شروع کریں یا بند کریں۔ وہی دن رمضان کا آغاز یا اختتام ہے۔

(ترجمہ از تحفۃ الالمعی صفحہ ۴۹ جلد ۳)

## اہم فتویٰ

# رمضان اور عیدین میں امّت کا اتحاد لازم ہے!

رمضان اور عیدین کے چاند میں برسہا برس سے جاری اختلاف نے نہ صرف امت کا اتحاد پارہ پارہ کر دیا ہے بلکہ عبادت و مسرت میں باہمی انتشار نے ہر مسلمان کو بالخصوص نئی نسلوں کو سوالیہ نشان بنا دیا ہے کہ اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ نے ایسے مواقع میں وحدت واتحاد کا کوئی فارمولا نہیں دیا؟ اس فتویٰ میں اسی فارمولے کو مدلل و مفصل پیش کیا گیا ہے جس پر عمل پیرا ہو کر پوری دنیا کے مسلمان عبادت و مسرت میں متفق ہو سکتے ہیں۔


کتبہٗ

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی منیر احمد اخون (مدظلہٗ العالی) (حال مقیم امریکہ)

فرزند نسبتی و خلیفہ مجاز بیعت

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید (قدس سرّہ)



اشاعت

دارالافتاء ختم نبوت بورڈ۔ نیویارک

# وجہ تالیف

حق تعالیٰ شانہ کے فضل وکرم سے احقر دس پندرہ سال سے امریکہ میں خدمتِ دین میں مصروفِ عمل ہے اور مختلف شعبہ ہائے زندگی کے حوالے سے مسلمان کمیونٹی کی راہنمائی کررہا ہے اور ظاہر ہے امت میں بعض علمی وفقہی اختلاف لابدّی امر بھی ہے لیکن احقر کی ہمیشہ سے یہ کوشش اور مزاج رہا کہ الاہم فالاہم کے تحت امت کی قوت واتحاد کی ترجیحات متعین ہونی چاہیں جس کی آج کے دور میں پہلے سے زیادہ ضرورت ہے لیکن ایک مسئلہ جسکو ''رمضان و عیدین میں اتحاد کا مسئلہ کہنا چاہیے اور جس پر اتفاق رائے وقت کی اشد ضرورت ہے جبکہ اس میں اختلاف نصف صدی سے زیادہ عرصے پر محیط ہے اور یہ بات مسلم ہے کہ نصف صدی سے زیادہ عرصے پر پھیلے ہوئے اختلاف کو کسی طرح سکیڑ کر ایک اتفاقی نقطے پر مرکوز کردینا کوئی زیادہ آسان نہیں کیونکہ اب تو رمضان اور عید کے چاند میں اختلاف اسلامی زندگی کا معمول بنتا چلا جا رہا ہے اور کل حزب بما لدیھم فرحون (ہر گروہ اپنے نظریہ وعمل پر خوش ہے) کا عملی مشاہدہ ہونے لگا ہے اور ہر ایک فریق اس نزاکت سے بے نیاز ہے کہ اس اختلاف کے کیا منفی اثرات اسلام کی سیاسی واقتصادی اور معاشی ومعاشرتی زندگی پر رونما ہورہے ہیں۔ خصوصاً مغربی دنیا کی جدید سوسائٹی میں نئی نسل مسلمان بچے اور بچیاں کس قدر تشویش کا شکار ہیں جبکہ رہی سہی کسر مغربی میڈیا اپنی بھڑ اس نکال کر پوری کرتا رہتا ہے جس سے ہمارے جیسے ''پرانے پاپے'' جن کی اٹھان انڈیا پاکستان، بنگلہ دیش جیسے کٹر ملکوں میں ہوئی ہے بھلے متاثر نہ ہوں مگر نئی نسل ضرور کیا؟ اور کیوں؟ کی بھنور میں بھٹکنے لگتے ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ مغربی سوسائٹی میں کالج، سکول اور آفسز میں غیر مسلموں کے ساتھ شب وروز کا اختلاط نہ صرف مسلمان بچوں کو یہ سوچنے پر بلکہ ایک درجے میں یقین دلانے میں کامیاب نظر آنے لگتا ہے کہ ''لو! تمہارے اسلام اور پیغمبر اسلامؐ نے خوب ضابطہ حیات دیا کہ عید جیسی خوشی کا دن بھی اختلاف وافتراق کی نذر ہو گیا اور فرمان نبویؐ ''لکل قوم عید وھذا عیدنا'' (ہر قوم کی خوشی اور تہوار کا دن ہوتا ہے اور عید الفطر اور عید قربان ہماری خوشی اور تہوار ہے) کی خوشی بھی غارت ہوگئی اور اس تہوار کا مزا بھی کرکرا ہو گیا اور جس قوم ومذہب کی خوشیاں ایک نہ ہوں بھلا اس کے بنیادی نظریات اور عبادات ایک کیسے

رہ سکتی ہیں۔ یہ مذہب اسلام محبت' الفت اور رواداری سے کوسوں دور اور جبر وتشدد اور دہشت گردی سے عبارت ہے۔ وغیرہ وغیرہ مسلمان بھائیو! یہ وہ پھبتیاں ہیں جو اسلام اور پیغمبر اسلام پر کسی جاتی ہیں۔ جس کا ذمہ دار نہ الحمدللہ اسلام ہے اور نہ پیغمبر اسلامؐ! البتہ یہ نام نہاد "مسلمان" ضرور اس کا ذمہ دار ہے۔ جو آج تک امریکہ یورپ جیسے ترقی یافتہ ملکوں میں بھی اپنی نئی نسل کو عید جیسی خوشی کو ایک دن میں متفق کر کے اجتماعی مسرت مہیا نہیں کر سکا جس کے نتیجے میں باپ اپنے بیٹے سے جدا اور بیٹا اپنے باپ سے جدا' ماں اپنی بیٹی سے جدا اور بیٹی اپنی ماں سے جدا اور بیوی اپنے شوہر سے جدا اور دوست اپنے دوست سے جدا اس خوشی کو نبھاتے نظر آتے ہیں! کیا رسول اکرمؐ نے ہذا عیدنا کہہ کر اسی یکطرفہ خوشی اور تہوار کی خوشخبری سنائی تھی؟ کیا کوئی دانش مند اس فرقت اور جدائی پر مبنی خوشی کو خوشی کہہ سکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں اس حوالے سے احقر اپنے نکتہ نظر کو ضبط تحریر میں لانے سے قبل حجۃ الاسلام علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ کے علوم و معارف کے سچے وارث محدث کبیر حضرت علامہ محمد یوسف بنوریؒ کا وہ اقتباس پیش کرتا ہے جو یقیناً احقر کے نکتہ نظر کی تمہید ہے۔ حضرت بنوریؒ لکھتے ہیں: یوں تو آئے دن اتنے علمی و عملی فتنے ظاہر ہو رہے ہیں کہ جنہیں دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کس کس کا جواب دیا جائے اور کس کس کی طرف توجہ کی جائے۔ تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم۔ فتنوں کا ایک سیلاب ہے کہ امنڈا چلا آ رہا ہے' کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کہاں جا کر رکے گا' رسائل ہیں' اخبارات ہیں' ریسرچ کے انسٹیٹیوٹ ہیں' ثقافت کے ادارے ہیں' کہیں تعمیر نو کے نام پر تخریب دین ہے' کہیں عقائد اسلامیہ پر حملے ہیں' کہیں احکام شرعیہ سے انکار ہے' کہیں انکار سنت پر زور ہے' کہیں تحریف قرآن کا فتنہ ہے' کہیں جواز سود و تحلیل خمر کے فتوے ہیں' کہیں رقص و سرود کو جائز کرنے کے لئے تحقیقات ہو رہی ہیں' کہیں تعزیرات وحدود پر ہاتھ صاف کیا جا رہا ہے' کہیں سلف صالحین سے بدظن کرانے کی مذموم کوشش ہو رہی ہے' کہیں اسلامی نظام کی ناکامی کے دلائل پیش کئے جا رہے ہیں۔ الغرض کہیں مستشرقین مصروف عمل ہیں تو کہیں ملاحدہ وزنادقہ اسلام سے برسرپیکار ہیں۔ علماء امت کے ذمہ جہاں اور فرائض عائد ہوتے ہیں وہاں عصر حاضر کے اس اہم فریضہ کی ادائیگی بھی ان ہی کے ذمہ ہے کہ موجودہ دور کے تمدن وتہذیب نے جو نت نئے مسائل پیدا کر دیئے ہیں ان پر غور

کر کے ان کا حل تلاش کیا جائے۔ظاہر ہے کہ جتنا تمدن ترقی کرے گا اتنے ہی جدید مسائل پیدا ہونگے اور غیر اسلامی ملکوں سے تعلقات و روابط جتنے زیادہ پیدا ہونگے' نئے نئے مسائل سے واسطہ پڑتا رہے گا۔مسلمانوں میں اب بھی ایک بہت بڑا طبقہ ایسا موجود ہے کہ اگر تجارت و معاملات میں اسلامی اصول کی روشنی میں ان کی مشکلات کو حل کیا جائے اور فقہی قوانین سے ان کو ایسی تدابیر بتلا دی جائیں کہ جن کی بنا پر وہ شرعی حدود کے دائرہ سے باہر قدم نہ نکال سکیں تو نہایت خوشی سے اس پر لبیک کہیں گے اور بدل و جان ان تدابیر پر عمل کریں گے۔(اقتباس: ''عصر حاضر کا اہم تقاضا'' ماہنامہ بینات کراچی)بلاشبہ علامہ بنوریؒ نے بجا فرمایا کہ تہذیب و تمدن کی ترقی نت نئے مسائل لیکر آئی ہے اور مسائل کی ورائٹی سے پیچیدگیاں رونما ہوئی ہیں اور سیدھی سادی زندگی ایک پیچیدہ راہ میں تبدیل ہوگئی کیونکہ تہذیب و تمدن کی ترقی کے ساتھ ساتھ ترقی یافتہ غیر اسلامی ممالک سے روابط نے انٹرنیشنل ڈوپلپمنٹس پیدا کیں جس کے نتیجے میں انسانی زندگی اور ہیومن سوسائٹی میں کلچرل ڈوپلپمنٹس اور سوشل ڈوپلپمنٹس ہوئیں اور انسان اسلام جیسے عالمگیر مذہب پر عمل کے لئے سوالات لے کر آتا رہا جن کا تسلی بخش جواب آج تک اسلام بانگ دہل دیتا چلا آتا ہے اور صبح قیامت تک بھی کوئی ایسا سوال نہیں رونما ہوسکتا جس کے جواب سے اسلام کی کوکھ خالی ہو۔اب رہا یہ سوال کہ اسلام میں عید اور رمضان کے حوالے سے کیا رہنمائی کی گئی ہے؟ اور پیغمبر اسلامؐ نے اس سلسلے میں کیا ہدایات دی ہیں؟ کیا اسلام اور پیغمبر اسلامؐ کے بتلائے ہوئے اصول ہمیں ایک سے زیادہ عیدیں کرنے پر مجبور کرتے ہیں؟ احقر نے اس حوالے سے یہ فتویٰ مرتب کیا ہے چنانچہ اہل علم و دانش سے درخواست ہے کہ اگر یہ کسی قابل ہے تو اتحادِ امت کے لیے اس کو نافذ کرنے میں اپنا کردار ادا کریں جو کہ ہماری اوّلین ذمہ داری اور سعادت ہوگی۔ وماذلك على الله بعزيز ٥

اجر کم علی اللہ

والسلام

مفتی منیر احمد اخون۔نیویارک۔امریکہ۔

# مضامین کی فہرست


| نمبر شمار | عنوانات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 1 | سوال نامہ کیا رمضان اور عیدین میں امت کا اتحاد لازم ہے؟ | 1 |
| 2 | فی زمانہ رمضان اور عیدین میں امت کا اتحاد مطلوب اور باہمی انتشار ممنوع ہے۔ | 2 |
| 3 | اتحاد مطالع یعنی گلوبل مون سائیٹنگ نبی اکرم ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہے۔ | 2 |
| 4 | اتحاد مطالع یعنی گلوبل مون سائٹنگ پر خلفائے راشدینؓ اور صحابہؓ کرام کا عمل تھا۔ | 2 |
| 5 | جمہور فقہائے اسلام، امام اعظم ابو حنیفہؒ امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کا راجح مسلک گلوبل مون سائیٹنگ ہے۔ | |
| 6 | حنفیہ کی ظاہر الروایت اور مفتی بہ قول اتحاد مطالع یعنی گلوبل مون سائیٹنگ ہے | 2 |
| 7 | تمام مکاتبِ فکر، دیوبندی، بریلوی اور اہلحدیث وغیرہ کے اکابرین کے فتاویٰ اتحاد مطالع یعنی گلوبل مون سائیٹنگ پر دلیل ہیں۔ | 2 |
| 8 | اختلاف مطالع یعنی لوکل مون سائیٹنگ کا صریح حکم کسی ایک حدیث میں بھی نہیں ملتا۔ | 3 |
| 9 | لکل اھل بلدٍ رؤیتھم (ہر ملک کی اپنی اپنی رؤیت کا اعتبار ہوگا) کے الفاظ نہ نبی اکرم ﷺ سے منقول ہیں اور نہ خلفاء وصحابہؓ سے۔ | 4 |
| 10 | لکل اھل بلدٍ رؤیتھم کے الفاظ حضرت ابن عباسؓ نے بھی ارشاد نہیں فرمائے۔ | 4 |
| 11 | ابن عباسؓ سے صحاح ستہ میں چھ حدیثیں گلوبل مون سائیٹنگ پر مروی ہیں | 5 |
| 12 | مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہؒ کے حوالہ سے اثر ابن عباسؓ کا جواب | 6 |

# مضامین کی فہرست


| نمبر شمار | عنوانات | صفحہ نمبر |
| --- | --- | --- |
| 13 | اثر ابن عباس رضؓ سے لوکل مون سائیٹنگ پر استدلال قطعاً درست نہیں۔ | 8 |
| 14 | محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوریؒ اور مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیعؒ نے آخری رائے میں اتحاد مطالع یعنی گلوبل مون سائیٹنگ کی طرف رجوع فرمالیا تھا۔ | 9 |
| 15 | بارشاد حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ ، مکہ یا مدینہ کے مطابق ہندوستان والوں پر روزہ رکھنا فرض ہے۔ | 10 |
| 16 | بارشاد امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد کنگوہیؒ، ہندوستان والوں نے روزہ مکہ کے مطابق نہ رکھا تو روزہ کی قضا کریں اور عید مکہ والوں کے ساتھ منائیں۔ | 10 |
| 17 | بارشاد فاضل بریلی اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلویؒ ، مکہ کے مطابق روزہ نہ رکھنے کی صورت میں بھرائچ والے روزے کی قضا کریں۔ | 11 |
| 18 | سعودی رؤیت کا طریق کارعین سنت کے مطابق ہے۔ | 11 |
| 19 | سعودی رؤیت میں چاند کی نفی یا اثبات میں قواعد فلکیہ کا کوئی اعتبار نہیں اور یہی طریقہ کارعین سنت ہے۔ | 11 |
| 20 | مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانی اور شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی اور مفتی حبیب الرحمان اعظمی دیوبند کی نظر میں سعودی رؤیت شرعی رویت ہے | 14 |
| 21 | تمام فقہائے اربعہ (فقہ حنفی ،فقہ مالکی ،فقہ حنبلی ،فقہ شافعی ) سعودی طریقہ روئیت پر متفق ہیں۔ | 14 |
| | | |

# مضامین کی فہرست



| صفحہ نمبر | عنوانات | نمبر شمار |
|---|---|---|
| 14 | امام اعظم ابوحنیفہؒ کی دوسری روایت حسن بن زیاد کے مطابق رمضان کیلئے ایک اور عید کیلئے دو گواہ نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ | 22 |
| 14 | چاند کے عدم امکان یا مطلع صاف ہونیکی صورت میں جم غفیر کی قید لگانے کی بنیاد بارشاد علامہ شامیؒ باقی نہیں رہی۔ | 23 |
| 15 | شیخ الاسلام مولانا تقی عثمانی کے مطابق رابطۂ عالم اسلامی کانفرنس کی روئیداد کا خلاصہ۔ | 24 |
| 15 | مفتی اعظم سعودیہ اور دیگر چوٹی کے ۳۰ علماء کرام نے سعودی روئیت کو شرعی قرار دیا اور تہمت لگانے والوں پر لعنت کی اور انہیں کینہ پرور قرار دیا | 25 |
| 17 | حدیث ''صوموالرویۃ وافطروالرویۃ'' کے مطابق ایک جگہ کی روئیت دنیا میں ہر جگہ کے لئے معتبر ہوگی۔ | 26 |
| 17 | بارشاد حضرت گنگوہیؒ، اس حدیث کی رو سے پوری امت کا عبادت و مسرت میں متحد ہونا ہی مقصود ہے۔ | 27 |
| 18 | بارشاد استاذ وھبۃ الزحیلی، فی زمانہ امت کا عبادت میں اتحاد لازم ہے اور اختلاف نا قابل قبول ہے۔ | 28 |
| 19 | بارشاد فقیہ العصر، لوکل مون سائیٹنگ والوں کو اتحاد امت کی خاطر وسعت سے کام لینا چاہیے۔ | 29 |
| 20 | دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے اتحاد امت کی خاطر مرکز اسلام مکہ مکرمہ کی روئیت کو حجت مان لینے سے بھی کوئی شرعی قباحت لازم نہیں آتی۔ | 30 |
| 21 | فقہہ | 31 |

Under Supervision of:
AL-MUNEER FOUNDATION INC.
DARUL IFTA'A
KHATM-E-NUBBUWAT BOARD
195-04 Hillside Ave. Hollis NY 11423
Tel: (718)736-0440 | www.MuftiMuneer.org

دارالافتاء ختم نبوۃ بورڈ

بیاد: شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ — غزالی دوراں قطب وقت حضرت شیخ الحدیث مولانا مفتی نیاز محمد ختنی (قدس سرہ)

# رمضان اور عیدین میں امت کا اتحاد لازم ہے!

**سوال:** جناب مفتی منیر احمد اخون صاحب دامت برکاتہم
رئیس دارالافتاء ختم نبوّت بورڈ نیویارک
(السلام علیکم ورحمة اللّٰہ وبرکاتہ)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین بیچ اس مسئلہ کے کہ ہمارے ہاں امریکہ میں رمضان اور عید کا ایک بڑا مسئلہ درپیش ہوتا ہے جس کی بناء پر عوام کافی الجھن کا شکار ہو جاتے ہیں ایک گروہ وہ ہے کہ مختلف علاقوں میں کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں جو لوکل چاند دیکھ کر رمضان یا عید کا اعلان کرتے ہیں خواہ رات گئے کتنی ہی دیر کیوں نہ ہو جائے۔ دوسرا گروہ وہ ہے جو اپنے حساب کتاب کے ذریعے سے معلومات حاصل کرتے ہیں اور پہلے ہی سے لوگوں کو مطلع کر دیتے ہیں کہ کس تاریخ کو رمضان شروع ہوگا اور کس تاریخ کو عید ہوگی۔ تیسرا گروہ وہ ہے جو سعودی عرب والوں کی رؤیت پر بھروسہ کر کے ان کے اعلان پر عید کرتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں۔ اب کیفیت یہ بن چکی ہے کہ ہر علاقہ، ہر محلّہ بلکہ ہر ہر گلی میں بھی ایسے موقعوں پر لوگوں کا ایک عجیب وغریب منظر سامنے آتا ہے اور افراتفری کا عالم ہوتا ہے حتیٰ کہ ایک ہی گھر میں بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ میاں عید منا رہا ہے اور بیوی کا روزہ ہوتا ہے۔ اسی طرح بھائی کا روزہ ہوتا ہے بہن عید منا رہی ہوتی ہے۔ کافی اختلاف پیدا ہو چکا ہے، خوشی کے موقع پر ایک ناخوشی کا منظر ہوتا ہے۔ بالٹی مور میں خصوصاً اور پورے امریکہ و کینیڈا میں عموماً مسلمانوں کی اکثریت سعودی عرب کی رؤیت کی بنیاد پر رمضان اور عید کا اعلان کر رہی ہے جبکہ مسلمانوں کی اقلیت لوکل مون سائیٹنگ کے مطابق رمضان وعید کرتی ہے۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ کیا مسلمان امت کو اس انتشار

سے بچانے اور سب کی خوشی کو ایک کرنے کے لئے سعودی عرب کی رؤیت کی بنیاد پر رمضان و عید کر سکتے ہیں یا نہیں؟ یہ فتاویٰ حاضر خدمت ہیں۔ان میں اہم فتویٰ دارالعلوم کراچی پاکستان کا ہے۔آنجناب سے درخواست ہے کہ اس سلسلے میں تفصیلی جواب لکھیں نیز جو سعودی عرب کی رؤیت پر اعتراض کرتے ہیں، انکا بھی جواب دیں۔میری تمنا ہے کہ آپ کے فتویٰ کے ذریعے رمضان وعید میں اتحاد کا تحفہ امت کو نصیب ہو جائے۔اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔آمین!

(فقط۔احفاظ احمد، بالٹی مور امریکہ۔مارچ ۲۳، ۲۰۱۱)

## الجواب ومنہ الصّدق والصّواب:۔

☆۔قرآن واحادیث اور قواعد شرعیہ فقہیہ کی رو سے رمضان کی عبادت اور عیدین کی مسرّت کے مواقع پر امتِ اسلامیہ کا اتحاد و اتفاق شرعاً مطلوب ہے اور فی زمانہ انتہائی لازم ہے جبکہ باہمی اختلاف و انتشار قطعاً ممنوع اور انتہائی مضر ہے چنانچہ اس کے لئے" اتحادِ مطالع یعنی گلوبل مون سائیٹنگ" بہترین قابل عمل شرعی حل ہے۔اور نبی اکرم ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہے اور اسی پر خلفائے راشدین اور صحابہ کرام ؓ کا عمل تھا کہ اگر کسی دوسرے قریب یا بعید علاقے اور ملک سے چاند کی شہادت یا خبرِ شرعی آجاتی تو اس کو قبول فرما لیتے تھے۔

(سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۰۳، سورہ انفال آیت نمبر ۴۶، صحیح بخاری ص ۳۴۲ ج ۱، صحیح مسلم ص ۳۴۷ ج ۱، سنن ابی داؤد ص ۳۲۶ ج ۱، سنن کبریٰ بیہقی ص ۳۴۹ ج ۴، ردالمحتار شامی ص ۳۹۳ ج ۲)

یہی وجہ ہے کہ جمہور فقہائے اسلام۔امام اعظم ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبلؒ اسی کے قائل ہیں نیز اکثر متاخرین حنفیہؒ اور بعد کے شوافع، علامہ دارمیؒ، علامہ طیبیؒ اور علامہ ابن تیمیہ وغیرہ کبار فقہاء و محدثین کا مسلک بھی یہی ہے بلکہ حنفیہ کی ظاہر الروایت اور مفتی بہ قول اتحاد مطالع یعنی گلوبل مون سائیٹنگ ہی ہے۔ (الفقہ الاسلامی وادلتہ، ص ۱۶۶۲ ج ۳)

یہاں تک کہ تمام دینی مکاتب فکر یعنی دیوبندی، بریلوی اور اہلحدیث کے اکابرین کے فتاویٰ اس پر دال ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۴۳۷، فتاویٰ رضویہ، ص ۵۶۷ ج ۱۸، امداد الفتاویٰ، ص ۵۴ ج ۲، فتاویٰ محمودیہ، ص ۲۷ ج ۷)

لہٰذا موجودہ سائنسی دور میں اس اتفاقی مسلک کو عمل میں نہ لانا اور اس سے بے اعتنائی برتنا انتہائی تشویشناک اور ناقابل فہم ہے اس لئے کہ آج کل کے تیز رفتار ذرائع

مواصلات میں جہاں پل پل کی خبریں ادھر سے ادھر باآسانی گردش کرتی ہیں وہاں کسی دوسرے نزدیک یا دور دراز کے ملک سے چاند کی شہادت یا خبرِ شرعی ملنا بالکل آسان ہے چنانچہ اس پر عمل کر کے پوری امت ایک دن میں رمضان کا آغاز اور ایک ہی دن میں عیدین کی خوشیاں منا سکتی ہے اور یہ مسلک نبی اکرم ﷺ کے ارشاد مبارک اور منشاء کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے صحاحِ ستہ کی تقریباً ۲۹ صحیح احادیث میں پوری امت کو عمومی خطاب کرتے ہوئے مطلق رؤیت کا حکم دیا ہے اور ممالک کے قریب یا بعید ہونے کی کوئی صراحت بیان نہیں کی ہے اور نہ ہی رؤیت کے حکم کو کسی خاص فرد یا جماعت اور علاقے کے ساتھ وابستہ کیا ہے۔ بلکہ پوری امت کو خطاب کرتے ہوئے گلوبل مون سائیٹنگ کا حکم فرمایا ہے جب کہ کسی ایک حدیث سے بھی اختلافِ مطالع معتبر ہونے کا ثبوت نہیں ملتا نہ اشارۃ النص سے، نہ اقتضاء النص سے اور نہ ہی دلالت النص سے۔ یعنی آسان الفاظ میں یوں کہیں کہ لوکل مون سائیٹنگ یعنی "باوجود کسی دوسرے ملک میں چاند کی رؤیت ہو جانے کے ہر ملک کے مسلمان اپنے اپنے ملک کی رؤیت کا اعتبار کریں!" اس کا کسی ایک حدیث میں بھی صریح حکم نہیں دیا گیا۔ (فتح القدیر ۲۴۳ ج ۲، الفقہ الاسلامی ۱۶۶۲ ج ۳، کفایت المفتی ۲۲۴ ج ۴، رویئت ہلال ۱۹، از مفتی محمد نعیم)

☆۔ لوکل مون سائیٹنگ کے قائل حضرات کی دلیل "اثر ابن عبّاس رضی اللہ عنہ" پر تبصرہ کرنے سے قبل یہ حدیث مع ترجمہ ہدیۂ قارئین کی جا رہی ہے تا کہ جمہور فقہائے اسلام کی جانب سے اس کا جواب اور تبصرہ قارئین کے لیے سمجھنا آسان ہو!

حدثنا علی بن حجر نا اسماعیل بن جعفر نا محمد بن أبی حرملة أن أمّ الفضل بنت الحارث بعثته الی معاویة بالشام ، قال : فقدمت الشام فقضیت حاجتها و استهل علی هلال رمضان وأنا بالشام ، فرأینا الهلال لیلة الجمعة ، ثم قدمت المدینة فی آخر الشهر ، فسألنی ابن عباس ، ثم ذکر الهلال ، فقال متی رأیتم الهلال ؟ فقلت : رأیناه لیلة الجمعة ، فقال : أنت رأیته لیلة الجمعة ؟ فقلت : رآه الناس فصاموا وصام معاویة ، فقال: لکن رأیناه لیلة السبت فلا نزال نصوم حتی نکمل ثلاثین یوما أو نراه، فقلت : ألا تکفی برؤیة معاویة وصیامه ؟ قال: لا ، أمرنا

رسول الله ﷺ۔ قال أبو عيسى : حديث ابن عباس حديث حسن صحيح غريب ۔
والعمل على هذا الحديث عند أهل العلم : أن لكل أهل بلد رؤيتهم ۔
وضاحت: یہ حدیث مسلم شریف میں ہے اور امام ترمذیؒ نے مسئلہ اس طرح بیان کیا ہے کہ گویا یہ اجماعی مسئلہ ہے کہ اختلاف مطالع مطلقاً معتبر ہے، حالانکہ یہ مسئلہ اختلافی ہے، تفصیل گزر چکی ہے۔۔۔۔ (الی ان قال)

(حدیث کا ترجمہ) ابن عباسؓ کی والدہ ام الفضلؓ نے کریب کو (جو حضرت ابن عباسؓ کے آزاد کردہ تھے) کسی ضرورت سے حضرت معاویہؓ کے پاس ملک شام بھیجا۔ کریب نے ام الفضل کا کام نمٹایا، ابھی وہ شام ہی میں تھے کہ رمضان کا چاند نظر آیا، چاند جمعہ کی رات میں نظر آیا، (اورانہوں نے پہلا روزہ جمعہ کا رکھا تھا) پھر وہ مہینہ کے آخر میں مدینہ آئے، ابن عباسؓ نے دریافت کیا، تم نے چاند کب دیکھا تھا؟ انہوں نے کہا: ہم نے جمعہ کی رات میں چاند دیکھا تھا، ابن عباسؓ نے پوچھا: کیا آپ نے خود جمعہ کی رات میں چاند دیکھا تھا؟ (مسلم کی روایت میں ہے۔ نعم: ہاں میں نے خود دیکھا تھا) اور لوگوں نے بھی دیکھا تھا، پس انہوں نے روزہ رکھا اور امیر معاویہؓ نے بھی روزہ رکھا، ابن عباسؓ نے فرمایا: مگر ہم نے ہفتہ کی رات میں چاند دیکھا ہے، پر ہم برابر روزے رکھتے رہیں گے تاآنکہ ہم تیس دن پورے کریں یا چاند دیکھ لیں۔ کریب نے پوچھا: کیا آپؓ کے لیے امیر معاویہؓ کا چاند دیکھنا اور ان کا روزہ رکھنا کافی نہیں؟ ابن عباسؓ نے فرمایا نہیں۔ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی حکم دیا ہے۔ (تحفۃ الالمعی ص ٦٦ ج ٣)

یہاں اس اثر میں قارئین! ملاحظہ فرمائیں کہ لوکل مون سائیٹنگ کے قائل حضرات کی دلیل ''اثر ابن عبّاسؓ''، میں بھی "لکل اهل بلدٍ رؤیتهم" کے الفاظ کہ ''ہر ملک کی اپنی اپنی رؤیت کا اعتبار ہے'' نہ خود آنحضرت ﷺ سے منقول ہیں نہ خلفائے راشدین اور عشرہ مبشرہ صحابہؓ سے مروی ہیں بلکہ خود ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی نہ یہ الفاظ اپنے اجتہاد میں بیان کئے اور نہ ہی کوئی ایسے صریح الفاظ ذکر کئے جو ''اختلافِ مطالع یعنی لوکل مون سائیٹنگ'' پر دلالت کرتے ہوں جبکہ خود ابن عباسؓ سے صحاح ستہ میں مروی چھ حدیثیں ''اتحاد مطالع یعنی گلوبل مون سائیٹنگ'' پر دلالت کرتی ہیں لہٰذا ''اثر ابن عبّاسؓ'' کو دلیل بنانا سخت مخدوش ہے

اور قطعاً درست نہیں ۔ بلکہ مزے کی بات یہ ہے کہ خود کریب جو علوم شریعت میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے خاص شاگرد ہیں کوئی عام آدمی نہیں ہیں ۔ان کا تعجب سے یہ سوال کرنا کہ ”اولاتکتفی برؤیة معاویة وصیامه فقال لا،ھکذاامرنارسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و سلم“ ( کیا آپ کے لئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا چاند دیکھنا اور روزہ رکھنا کافی نہیں ہے؟ انہوں ( ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ) نے فرمایا نہیں اسی طرح ہم کو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے ) اس بات پر شاہد عدل اور صحیح قرینہ ہے کہ اس وقت صحابہؓ و تابعینؒ کے ماحول میں ایک ملک کی رؤیت کا دوسرے ملک میں حجت سمجھے جانے کا عام معمول تھا جس کی تائید بیہقی اور ابو یعلی موصلی کی روایت سے بھی ہوتی ہے ۔ نیز ابن عباس ؓ کا کریبؒ سے ملک شام کے چاند کے حوالے سے استفسار اور تحقیق و تفتیش اس بات پر دلیل ہے کہ دوسرے ملک اور علاقے سے چاند کی خبر و شہادت اگر کسی فرد یا قافلے کہ ذریعہ آ جاتی تو تزکیہ اور تحقیق کے بعد اسکو لے لینا صحابہ کرامؓ کا عام معمول تھا اور یہی نبی اکرم ﷺ اور خلفائے راشدینؓ کی سنّت ہے جیسا کہ ابوداؤد اور بیہقی میں ہے کیونکہ اس دور کے انتہائی محدود ذرائع مواصلات میں اسقدر ہی دوسرے ملک اور علاقے سے چاند کی خبر معلوم کرنیکا اہتمام کیا جا سکتا تھا!! جبکہ آج کے وسیع ترین ذرائع مواصلات نے امت کے لیے انتہائی آسانیاں پیدا کر دی ہیں کہ دوسرے ملک کی خبرِ رؤیت پر پوری امت ایک ہی دن میں آغازِ رمضان اور ایک ہی دن میں عید کی خوشیاں منا سکتی ہے اس لیے کہ آج اگر ہمارے پاس کسی دوسرے ملک یا دور دراز علاقے سے چاند کی شہادت یا خبر شرعی آ جاتی ہے تو اس کو ردّ کرنے پر ہمارے پاس کون سی صریح دلیل ہے؟ اور ایسے مواقع میں نبی اکرم ﷺ کا اسوۂ اور خلفاء اور صحابہؓ کا عمل اور جمہور فقہاء کا مسلک اور تمام مکاتب فکر کے اکابر کا فتویٰ کیا ہے؟ ظاہر ہے اس خبرِ شرعی کو قبول کر لینا ہے اور اسی میں امت کا عالمگیر اتحاد ہے۔

( سنن الکبریٰ بیہقی ص ۲۴۹ ج ۴، ابو یعلی موصلی ص ۴۷۷ )

ورنہ ابن عباسؓ کے لئے کریب کے جواب میں ”لکل اھل بلد رؤیتھم“ سے زیادہ جامع الفاظ اور کیا ہو سکتے تھے لیکن چونکہ ابن عباسؓ اختلافِ مطالع کے اعتبار یا عدم اعتبار پر گفتگو نہیں کر رہے اس لئے انہوں نے یہ صریح الفاظ بیان نہیں کئے بلکہ وہ کریب کے جواب

میں ملک شام کی رؤیت پرعمل نہ کرسکنے کا ایک الگ عذر بیان کررہے ہیں جس کا خلاصہ مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ صاحبؒ کی عبارت میں آئے گا کہ ابن عباسؓ کے الفاظ "فلا نزال نصوم" اتحادمطالع یعنی گلوبل مون سائیٹنگ کے ہرگز خلاف نہیں اور حدیث سے حنفیہ اور جمہور فقہاء نے ''اختلاف مطالع مطلقاً غیر معتبر'' کا مسئلہ اخذ کیا ہے کہ کسی بھی مسلمان کے دیکھنے پر روزہ رکھواور عید مناؤ خواہ کہیں بھی ہومشرق میں ہو یا مغرب میں جبکہ دیکھنے کی شہادت یا خبر، شرعی طریق سے دوسروں تک پہنچ جائے تو تمام مکلفین پرعمل فرض ہوگا۔ چنانچہ مفتی اعظم ہندؒ کے اپنے الفاظ میں اثر ابن عبّاسؓ کا جواب ملاحظہ فرمائیں ......ارشاد فرماتے ہیں (اقتباس......)

''حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کا واقعہ کہ انہوں نے خبر رؤیت قبول نہ کی حنفیہ کے مخالف نہیں ہے کہ اوّل تو وہ حسب قاعدہ شرعیہ شہادت نہیں تھی دوسرے یہ کہ جب تک وہ امام کے سامنے پیش نہ ہوتی اور امام حکم نہ کرتا اس وقت تک ابن عباسؓ کا یہ فرمانا کہ'' فلا نزال نصوم حتی نکمل ثلاثین یوما ......'' بالکل صحیح ہے کیونکہ حضرت ابن عباسؓ اسی کے مکلّف ہیں اور اگرچہ ایک شخص کی شہادت معتبر ہے لیکن جب کہ امام کے سامنے پیش ہو اور وہ قبول کر کے حکم دیدے اور یہ بات ابھی حاصل نہ ہوئی تھی جب کہ حضرت ابن عباسؓ کے سامنے کریبؒ یہ تذکرہ کررہے تھے۔

علاوہ ازیں شریعت میں کوئی حد اس امر کی مقرر نہیں کی گئی کہ کتنی مسافت کی رؤیت معتبر ہے اور کس قدر فاصلے کی معتبر نہیں، اگر کوئی فاصلہ ایسا ہوتا کہ اس کی رؤیت کا اعتبار نہ ہوتا تو ضرور تھا کہ اس کو بیان کیا جاتا، ابن عباسؓ کی روایت سے بھی فقط لا اور ھکذا أمرنا الخ ۔ کے سوا اور کچھ ثابت نہیں ہوتا اور یہ اس کے لیے کافی نہیں ہے کہ فاصلے کی کوئی تحدید کی جاسکے اور اگر عام چھوڑ دیا جائے تو لازم آتا ہے کہ دو تین کوس کے فاصلے کی رویت بھی معتبر نہ ہو وھذا باطل جدّا ،فقط محمد کفایت اللہ عفاعنہ مولاہٗ سنہری مسجد، دہلی'' (کفایت المفتی ص ۲۲۴ ج ۴)

اور پھر زیادہ سے زیادہ اس حدیث سے اتنا ہی پتا ملتا ہے کہ دوملکوں میں الگ الگ دن میں رمضان کا آغاز ہوا تھا لیکن عید بھی الگ الگ ہوئی ؟ اسکی کوئی صراحت تو اس حدیث

میں نہیں ملتی؟ اور اگر بالفرض عیدیں بھی الگ الگ ہوئی ہوں! تو دوملکوں میں ہوئی ہوں گی، ایک ملک میں تو نہیں! آج کے انتشار میں تو دو ملک کیا! ایک ایک شہر بلکہ ایک ہی گھر میں دو دو تین تین عیدیں ہر سال کا معمول بن گیا ہے جسکا تماشا مغربی ممالک میں خاص طور پر دیکھا جا سکتا ہے جبکہ پاکستان جیسا اسلامی ملک بھی اس اختلاف سے پاک نہیں ہے! کیوں؟ کیا اس انتشار میں بھی اثر ابن عباسؓ آپ کے لیے نافع ہے؟ کیا ابن عباسؓ اور کریبؒ نے بھی الگ الگ عید منائی تھی؟ تو پھر آج امت ایک ملک بلکہ شہر اور گھر میں دو دو تین تین عیدیں کس بنیاد پر منا رہی ہے؟ اور طاق راتوں اور اعتکاف کی سعادتوں کو اختلاف کی نذر کیوں کر رہی ہے؟ بس درحقیقت اتحاد مطالع یعنی گلوبل مون سائیٹنگ کے سنّت اور راجح ومفتیٰ بہ مسلک کو مان لینے میں ہی پوری امت کا انشاءاللہ اتحاد ہے۔

مزید یہ کہ اگر ابن عباسؓ کا " لكل اهل بلد رؤيتهم " کا مسئلہ بتلانا مقصود تھا تو ابن عباسؓ نے کریب سے سوال کیوں کیا کہ " قال أنت رأيته ؟ (ابن عباسؓ نے پوچھا: کیا تم نے خود بھی چاند دیکھا) کیونکہ ابن عباسؓ اگر دوسرے علاقہ کی رؤیت تسلیم نہ کرنے کے مؤقف پر ہیں تو کریبؒ کی رؤیت وعدم رؤیت سے ان کو آخر کیا مفاد اور نفع تھا؟ سوائے اس کے کہ ابن عباسؓ یقیناً نبی ﷺ وصحابہؓ کے عمل کے مطابق دوسرے ملک اور علاقے کی خبر لینے کے قائل تھے اور کریبؒ کی رؤیت آغاز رمضان کے بارے میں تھی مگر چونکہ یہ گفتگو آخر رمضان میں ہو رہی ہے اس لئے عید کا معاملہ بھی متعلق ہو گیا تھا اور عید کے لئے دو گواہ شرعاً مطلوب ہیں۔ یہاں کریب اکیلا ہے اس لئے اس کی رؤیت معتبر نہیں ہو سکتی تھی ورنہ کریبؒ سے رؤیت کا سوال بے معنی ہو جائے گا!'' چنانچہ گویا ابن عباسؓ یہی فرمانا چاہتے ہیں کہ اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ عید میں نصاب شہادت دو ہیں اور کریب! تم ایک ہو اس لئے میں تیری گواہی نہیں لے سکتا'' جیسا کہ بحرالرائق میں ہے۔ فلا دليل فيه لم يشهد على شهادة غيره ولا على حكم الحاكم و لئن سلم فلأنه لم يأت بلفظ الشهادة ولئن سلم فهو واحد لا يثبت بشهادته و جوب القضاء على القاضى (البحرالرائق صفحہ ۲۷۰ جلد ۲ کتاب الصوم)

اس لئے خاص طور پر کسی حنفی مفتی یا عالم کا خود اپنے فقہائے حنفیہ کی ظاہر الروایت اور مفتی بہ قول کے مقابلے میں اس ''اثر ابن عبّاس ؓ'' کو پیش کر کے سینہ سپر ہونا نا قابلِ فہم بھی ہے اور جمہور امت اور اکابرین علمائے دیو بند اور بریلوی کے فتاویٰ سے اعراض بھی۔ حاشا وکلا کسی حنفی عالم کو اس کا تصور بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ بہر کیف جیسا کہ ہم تفصیل سے گفتگو کرتے آئے ہیں کہ ابن عباس ؓ کا یہ اثر گلوبل مون سائیٹنگ کے ہرگز منافی نہیں کیونکہ اس میں بہت سے احتمالات وتوجیہات ہیں اور اس کا تفصیلی جواب مفتی کفایت اللہ صاحبؒ اور مفتی محمود الحسنؒ کے فتاویٰ کے تحت گزر چکا ہے بلکہ اوجز المسالک شرح مؤطا امام مالک میں احقر کے دادا پیر قطب العالم حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کاندھلوی مہاجر مدنی ؒ (سابق امیر تبلیغی جماعت) نے اثر ابن عبّاسؓ کا تفصیلی جواب دیا ہے اور ابن عباسؓ کے الفاظ کی توجیہات پیش کی ہیں کہ یہ الفاظ جمہور فقہاء کے راجح مسلک، اتحادِ مطالع یعنی گلوبل مون سائیٹنگ کے ہرگز خلاف نہیں ہیں۔ (اوجز المسالک شرح مؤطا امام مالک صفحہ ۷ جلد ۲)

نیز خود ابن عباس ؓ سے صحاح ستہ میں ثبوتِ رویت ہلال کے حوالے سے چھ (۶) احادیث مروی ہیں جو اپنی عمومیت کی بناء پر گلوبل مون سائیٹنگ کی ہدایت دے رہی ہیں، اس کا یقیناً یہ مطلب ہے کہ ابن عباسؓ کے اثر کا وہی جواب اور توجیہ درست ہے جو فقہائے احناف نے پیش کی اور اس کو گلوبل مون سائٹنگ کے خلاف ہرگز قرار نہیں دیا، دراصل ثبوتِ رویت کے حوالے سے صحاح ستہ میں کل تقریباً انتیس (۲۹) احادیث مبارکہ مروی ہیں، جو ''مطلقاً اختلافِ مطالع غیر معتبر''، یعنی گلوبل مون سائیٹنگ پر دلالت کرتی ہیں۔ جس میں (i) حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے نو (۹) احادیث، (ii) حضرت ابو ہریرہؓ سے نو (۹) احادیث، (iii) حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے چھ (۶) احادیث، (iv) حضرت عائشہؓ سے ایک (۱) حدیث، (v) حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے دو (۲) احادیث، (vi) حضرت ربعی بن عامرؓ سے ایک (۱) حدیث، (vii) حضرت عبدالرحمٰن بن زیدؓ سے ایک (۱) حدیث شریف مروی ہے جن میں سے تین (۳) احادیث امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں۔ سات (۷) احادیث مسلمؒ نے صحیح مسلم میں۔ چار (۴) حدیثیں امام ابوداؤد نے سنن ابی داؤد میں۔ دو (۲) حدیثیں امام ترمذی نے جامع

ترمذی میں۔ تیرہ (۱۳) احادیث امام نسائی نے سنن نسائی میں اور دو (۲) حدیثیں امام ابن ماجہ نے سنن ابن ماجہ میں نقل فرمائیں ہیں۔

☆ اسی لئے جمہور فقہائے اسلام اس بات پر متفق ہیں کہ ایک ملک کی رؤیت دوسرے ممالک میں بسنے والے مسلمانوں کیلئے حجت ہے اور اس کے مطابق روزہ رکھنا اور عیدمنانا اور قربانیاں کرنا واجب ہے بشرطیکہ رؤیت ہلال کا ثبوت دوسرے ممالک تک شرعی شہادت وخبر کے مطابق ہوجائے اور چونکہ جمہور فقہا اور حنفیہ کے مفتی بہ قول کے مطابق ”شرعاً اختلافِ مطالع کا مطلق اعتبار نہیں نہ بلاد قریبہ میں اور نہ بلاد بعیدہ میں“ باالفاظ دیگر گلوبل مون سائیٹنگ معتبر ہے اور تمام اکابر علمائے دیوبند اور بریلوی کا یہی مسلک ہے۔

(ردالمحتار شامی ۳۹۳ ج ۲، فتاویٰ عالمگیری ۹۸ ج ۱، بحرالرائق ۲۷۰ ج ۱، امدادالفتاویٰ ۱۵۴ ج ۲، فتاویٰ محمودیہ ۲۸۲ ج ۷)

بلکہ محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری اور مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ نے بھی اپنی آخری رائے میں ”اختلاف مطالع مطلقاً غیر معتبر یعنی گلوبل مون سائیٹنگ“ کے راجح مسلک کی طرف رجوع فرمالیا تھا چنانچہ فقیہ العصر مولانا مفتی رشید لدھیانویؒ احسن الفتاویٰ میں لکھتے ہیں: (اقتباس)

## اختلافِ مطالع سے متعلق مندرجۂ بالا دونوں حضرات کی آخری رائے

مندرجہ بالا تحریر کے بعد ۱۳، شوال ۱۳۸۶ھ میں حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی، حضرت مفتی محمد شفیع صاحب، حضرت مولانا محمد یوسف بنوری اور بندہ کے اتفاقِ رائے سے اختلاف مطالع کو غیر معتبر قرار دے کر پورے ملک میں تنفیذ حکم کے لئے تجاویز حکومت کو بھیجی گئی تھیں جو پہلے ماہنامہ البلاغ میں اور پھر حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ کی کتاب جواہر الفقہ میں شامل بھی ہو چکی ہیں، ذیل میں یہ تجاویز اور ان سے متعلق پورا مضمون درج کیا جاتا ہے۔ الخ۔

(احسن الفتاویٰ ۴۸۴ ج ۴)

☆ چنانچہ دنیا کے دیگر ممالک کی طرح خود سعودیہ کی رؤیت بھی شرعاً معتبر ہے بلکہ مرکزیت واتحاد کے لئے سعودی رؤیت ہی عملاً متعین ہے کیونکہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے مرکز اسلام مکہ مکرمہ کی ”رؤیت ہلال کمیٹی امّ القریٰ“ کا فیصلہ کسی دوسرے ملک کی بہ نسبت مسلمانوں کے لئے زیادہ قابلِ قبول اور لائقِ احترام ہے اس لئے کہ اس مقامِ مقدس کو من جملہ

دیگر وجوہ ترجیح کے ہدیٰ للعالمین (تمام جہانوں کا مرکز ہدایت) ہونے کا شرف بھی حاصل ہے ۔ نیز تمام مکاتب فکر دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث وغیرہ کے اکابر علمائے کرام کے فتاویٰ بھی اس پر متفق ہیں چنانچہ جب مرکز اسلام مکہ مکرمہ سے ''مرکزی ہلال کمیٹی امّ القریٰ'' عیدو رمضان کے چاند کا باقاعدہ اعلان کردے تو ملائیشیا، انڈونیشیا، ترکی، پاکستان، افغانستان، بنگلہ دیش اور مشرق وسطیٰ کے تمام مسلم ممالک وغیرہ اور امریکہ وکینیڈا اور برطانیہ و یورپ وغیرہ دور ممالک کے مسلمانوں پر اس کے مطابق روزہ رکھنا، عید منانا اور قربانیاں کرنا واجب ہے ورنہ شہود شہر رمضان ہوجانے کی وجہ سے روزہ کی قضا لازم آئے گی اور عید کے دن روزہ رکھنے کی صورت میں سخت گناہ گار ہوں گے اور امت کو انتشار میں ڈالنے کا وبال الگ رہا۔

## بارشاد حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ ، مکہ یا مدینہ کے مطابق ہندوستان والوں پر روزہ رکھنا فرض ہے۔

چنانچہ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں کہ اگر مکہ یا مدینہ سے شرعی ثبوت کے ساتھ خبر آجائے کہ وہاں یہاں سے پہلے چاند ہوا ہے تو ہندوستان والوں پر اس خبر کی وجہ سے ایک روزہ رکھنا فرض ہوگا۔ الخ۔ (فتاوی رحیمیہ ۲۱۱ ج ۱ بحوالہ وعظ العشر ۸۷)

## بارشاد امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ ، ہندوستان والوں نے روزہ مکہ کے مطابق نہ رکھا تو روزہ کی قضا کریں اور عید مکہ والوں کے ساتھ منائیں۔

نیز بانی تبلیغی جماعت حضرت مولانا الیاس کاندھلویؒ کے استاذ اور پیرومرشد مرجع علمائے دیوبند امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اپنی مایہ ناز کتاب الکوکب الدری شرح ترمذی میں رقمطراز ہیں کہ اگر کلکتہ (ہندوستان) میں چاند جمعہ کی رات میں نظر آیا اور مکہ میں خمیس (جمعرات) کی رات کو اور کلکتہ والوں کو پتا نہ چل سکا کہ مکہ میں رمضان خمیس (جمعرات) سے شروع ہوچکا ہے تو جب ان کو اس بات کا پتا چلے گا تو ان کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ عید مکہ والوں کے ساتھ منائیں اور پہلا روزہ قضا کریں۔ الخ

”و أما رواية من روى صوموا لر ؤيتكم و أفطروا لرؤيتكم فانماا لمراد

بـذلك تـخـتـص بالأداء فان الرجل إذا لم يطلع على رؤية من رأى من غير أهل بلده أنـى يـصـوم بـرؤيتهـم ، فـامـروا أن يصوموا على حسب رؤيتهم و أما إكمال عدة رمـضـان و افـطـار بعده فانما يكون على حسب ما رآه غيرهم إذا لم يروا فى ذلك اليـوم و رآه غيرهم ، مثلا رأى الهلال أهل كلكتة فى يوم الجمعة، و أصحاب مكة يوم الخميس فعند رؤية أهل مكة لم يعلموا أهل كلكتة حال رؤيتهم حتى يصوموا عـلـى حسـب صيـامهـم و رؤيتهـم و لكنهم إذا اطلعوا على رؤيتهم يجب لهم أن يـقـضـوا صـوم يوم الخميس، و أيضاً أن يعيدوا على حسب يوم الخميس لا على حساب يوم الجمعة، والله الهادى إلى سواء الطريق۔ (الکوکب الدری شرح ترمذی ۳۳۶)

فاضل بریلی اعلی حضرت مولانا احمد رضا خان بریلویؒ ایک فتویٰ میں ارشاد فرماتے ہیں عمرو کا قول ( کہ ہند سے دور دراز ملک مکہ معظّمہ میں ۲۹ کا چاند ہوگیا تو بھرائچ والوں کو ان کے ساتھ روزہ نہ رکھنے کی بناء پر ایک روزہ کی قضا کرنا لازمی ہے ) صحیح ہے، ہمارے آئمہ کرام کا مذہب صحیح معتمد یہی ہے۔ (فتاوی رضویہ ۵۶۷ ج ۱۸ از اعلحضرت مولانا احمد رضا خان بریلویؒ)

☆۔کیونکہ سعودی عرب میں علمائے مکہ و مدینہ جس بنیاد پر رؤیت ہلال کا اعلان کرتے ہیں وہ خالص سنت طریقہ ہے جس میں چاند کی نفی واثبات میں قواعد فلکیہ کو کوئی دخل نہیں اوراسی پر تمام فقہائے اربعہ فقہ حنفی، فقہ مالکی، فقہ شافعی، اور فقہ حنبلی متفق ہیں سوائے شوافع میں سے علامہ سبکیؒ کے کوئی مخالف نہیں جنھوں نے شریعت وسنت کے مقابلے میں چاند کی نفی میں قواعد فلکیہ کا اعتبار کیا ہے حالانکہ شرعی ذرائع صرف تین ہیں۔

۱۔رؤیت عامہ ۲۔شرعی شہادت یا خبر ۳۔اکمال ثلاثین،

یہی وجہ ہے کہ خود شوافع میں سے علامہ ابن حجر عسقلانیؒ اور علامہ خیر الدین رملیؒ نے علامہ سبکی کے قول کو مردود، نا قابل اعتبار اور باطل قرار دیا ہے۔نیز استاد المحدثین حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ اور مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹونکیؒ نے سبکیؒ کی تحقیق کو غلط قرار دیا اور اس کو شرعی ذرائع کے مقابلہ میں ایک نئے سبب کا اختراع کہا ہے۔

(فتویٰ ۱۹۶۹ء دار الافتاء جامعہ اسلامیہ بنوریؒ ٹاؤن کراچی)

☆۔چنانچہ عبارات فقہ پر غور کرنے سے یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ

رؤیت ہلال کے مسئلہ میں فلکی حساب (Calculation) کا بالکل اعتبار نہیں۔ یعنی نہ اس کی بنیاد پر رؤیت ثابت ہوسکتی ہے اور نہ اس کی وجہ سے چاند کی نفی ہوسکتی ہے۔ فلکی حساب(Calculation) رؤیت کے باب میں کوئی شرعی ذریعہ نہیں۔

کیونکہ شرعی ذرائع صرف تین ہیں۔

الف: رؤیت عامہ

ب: شرعی شہادت یا خبر

ج: اکمالِ ثلاثین

لہٰذا فلکی حساب(Calculation) سے جس طرح رؤیت کا ثبوت نہیں مانا جائیگا اس طرح اس کی بنیاد پر رؤیت کی نفی بھی نہیں ہوگی۔

مذاہب اربعہ کی چند عبارات بطور نمونہ ملاحظہ ہوں۔

۱۔ فی رد المحتار علی الدرالمختار(فقہ حنفی): والاصل عندهما انه لا تعتبر رؤيتهٗ نهاراً، و انما العبرة لرؤيته بعد غروب الشمس لقوله ﷺ "صوموا لرؤيته وافطروا لرؤيته" امر بالصوم والفطر بعد الرؤية(الی قوله) لا تعمل قولهم "لاعبرة برؤيته نهاراً" امّا اذارؤى يوم التاسع والعشرين قبل الشمس ثم روى ليلة الثلاثين بعد الغروب و شهدت بينة شرعية بذلك فان الحاكم يحكم برؤيته ليلاً كما هو نص الحديث: ولا يلتفت الى قول المنجمين اِنّه لا تمكن رؤيته صباحاً ثم مساءً فى يوم واحدٍ كما قد مناه عن فتاوى الشمس الرملى الشافعى و كذالو ثبتت رؤيته ليلا ثم زعم زاعم انه رآه صبحتها، فان القاضى لا يلتفت الى كلامه، كيف و قدصرحت ائمة المذاهب الاربعة بان الصحيح انه لاعبرة برؤية الهلال نهاراً و انما المعتبر رؤيته ليلاً، وانه لا عبرة بقول المنجمين، ومن عجائب الدهر ماوقع فى زماننا سنة اربعين بعد المائتين والالف، وهو التالية لتسع و عشرين من شعبان شهادة جماعة راوه من منارة جامع دمشق، وكانت السماء متغيمة،واثبت القاضى الشهر الشرعيه، فزعم بعض الشافعيه ان هذا الاثبات مخالف للعقل وانه غير صحيح، لانه اخبره بعض الناس بانه رأى الهلال نهار الاثنين المذكورثم تعاهد مع

جماعة من اهل مذهبه على بعض هذا الحكم، فلم يقدروا و اوقعوا التشكيك فی قلوب العوام، ثم صاموا يوم عيد الناس، وعيدو افی اليوم الثانی حتی خطاهم بعض علماء هم يوم عيد الناس، واظهر لهم النقول الصريحة من مذهبهم، فاعتذر بعضهم بانهم فعلوا كذلك مراعاة لمذهب الحنفية وان ا لحنفية لم يفهموا مذهبهم ولا يخفی ان هذالعذر اقبح من الذنب، فان فيه افتراء علی ائمة الدين لترويج الخطا الصريح۔ ه (۹۵:۲ طبع فی كوئية)

**۲۔** و فی مواهب الجليل(فقه مالكی) : ولو شهد عدلان برؤية الهلال وقال اهل الحساب: انه لا يمكن رؤيته قطعاً۔ فالذی يظهر من كلام اصحابنا انه لا يلتفت لقول اهل الحساب ۔ اه (۳۸۸:۲)

**۳۔** وفی المغنی والشرح الكبير(فقه شافعی ): ولو شهد شاهدان، وجب قبول شهادتهما ولو كان ممتنعاً علی ماقالوه (۹۳:۳)

**٤۔** وفی نهاية المحتاج (فقه حنبلی) : وشمل كلام المصنف، ثبوته باشهادة، مالو دل الحساب علی عدم امكان الرؤية وانضم الی ذلك ان القمر غاب ليلة الثالث علی مقتضی تلك الرؤية قبل دخول وقت العشاء، لان الشارع لم يعتمد الحساب، بل الغاه بالكلية (۱۵۱:۳)

(فتاویٰ شامی ۳۵۴ ج ۳ (فقہ حنفی)، مواہب الجلیل ۳۸۷ ج ۲ (فقہ مالکی) شرح مہذب ۲۸ ج (فقہ شافعی) کتاب الفروع ۱۱ ج ۳ (فقہ حنبلی)

مذکورہ بالاعبارات ”نفی“ سے متعلق ہیں جن کا حاصل یہ ہوا کہ چاروں مذاہب کے فقہاء کرام اس بات پر متفق ہیں کہ فلکی حساب (Calculation) کا رویت ہلال کے مسئلہ میں قطعاً کوئی اعتبار نہیں، نہ چاند کے ثبوت میں اور نہ چاند کی نفی میں بلکہ فلکی حساب کو شریعت وسنّت کے خلاف ایک نئے سبب کا اختراع کہا ہے چنانچہ فلکی حساب (Calculation) کی وجہ سے مطلع پر چاند کے عدمِ امکان یا مطلع کے صاف ہونے کی صورت میں اس اختراعی سبب کو شریعت وسنّت کے سیدھے سادھے اصولِ شہادت کے مقابلے میں اہمیّت دیکر ”جم غفیر“ کی شرط لگانا نا قابل فہم بھی ہے اور نا قابلِ عمل بھی جبکہ علامہ شامیؒ نے فتاویٰ شامی میں اور علامہ ابن نجیمؒ

نے بحرالرائق میں امام اعظم ابوحنیفہؒ کی دوسری روایت جوحسن ابن زیاد سے مروی ہے، کوراجح اور مفتی بہ قرار دیا ہے کہ مطلع صاف ہونے کے باوجود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کے مطابق رمضان کے لئے ایک گواہ اورعید کے لئے دوگواہوں کی گواہی قبول کی جائیگی نیز علامہ شامیؒ لکھتے ہیں کہ آج کے زمانے میں رؤیت ہلال میں سستی اور تکاسل عام ہوگیا ہے اور ظاہر الروایت یعنی جم غفیر کی بنیاد باقی نہیں رہی اور حسن ابن زیاد کی روایت پرفتویٰ دیا جانا متعین ہے۔الخ

اورالحمدللہ سعودی رؤیت میں جمّ غفیر کے حوالے سے حنفیہ کی اس مفتیٰ بہ روایت پربھی عمل ہوجاتا ہے۔

”وعن الامام انّه يكتفى بشاهدين و اختارهٗ فى البحر حيث قال و ينبغى العمل على هذه الرواية فى زماننا ـالخ ـ قال الشامى فانتفت علت ظاهر الرواية فتعيّن الافتاء بالرواية الاخرى“ (ردالمحتارشامی ۱۰۱ج۲، بحرالرائق)

☆۔اسی لئے موجودہ دور کے مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانی، شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی، دارالعلوم دیوبند کے مفتی اعظم مفتی نظام الدین اعظمی، صدر مفتی دارالعلوم دیوبند مفتی حبیب الرحمان، مظاہرالعلوم سہارنپور کے مفتی محمد یحییٰ، جامعہ بنوریہ کراچی کے مفتی محمد نعیم اور بریلوی مکتبہ فکر کے بانی اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی وغیرہ دیگر علمائے کرام نے سعودی رؤیت کوشرعی رؤیت قرار دیا ہے اوراس امکان کو رد کیا ہے کہ وہاں کسی قسم کے کیلنڈر کے مطابق اعلان ہوتا ہے۔(نوادرالفقہ ۸۷ج۱۲۱ازمفتی رفیع عثمانی۔فتاویٰ عثمانی ۱۵ج۳ ازمفتی تقی عثمانی، فتاویٰ محمودیہ ۲۷ج۷، ثبوت ہلال نیومون تھیوری ازمولانا یعقوب احمد مفتاحی)

چنانچہ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانی دارالعلوم کراچی سے جاری کردہ ایک فتویٰ میں لکھتے ہیں بلکہ شیخ الاسلام مولانا تقی عثمانی کی بھی یہی رائے ہے جواس فتویٰ میں مذکور ہے۔(چند اقتباسات ملاحظہ ہوں)۔حسابِ فلکی رویت کے باب میں کوئی شرعی ذریعہ نہیں۔ شرعی ذرائع صرف تین ہیں۔

ا۔رؤیت عامہ ب۔شرعی شہادت یا خبر ج۔اکمال ثلاثین۔

جس کا حاصل یہ ہوا کہ چاروں مذہب کے فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ حساب فلکی رؤیت ہلال کے مسئلہ میں ثبوتاً اور نفیاً مدار شرعی اور مستند شرعی نہیں بلکہ حساب اور شہادت میں

تعارض واقع ہونے کی صورت میں شہادت اگر شرعی ضابطہ کے مطابق ہے تو اس کا اعتبار ہوگا اور حساب کو نظر انداز کیا جائے گا یعنی حساب فلکی کی وجہ سے شہادت رد نہیں ہوگی، اس تفصیل سے سعودی عرب والوں پر حساب فلکی کے قواعد کو نظر انداز کرنے پر مختلف قسم کی خرابیاں لازم آتی ہیں۔ یہ سارے اعتراضات رفع ہو گئے کیونکہ سب کا منشاء حساب فلکی پر مدار رکھنا ہے۔ الخ

نتیجہ بحث یہ ہے کہ سعودی عرب والے اگر شہادت شرعیہ کی بنیاد پر رمضان اور عید کا فیصلہ کرتے ہیں تو یہ درست ہے اگرچہ نصاب شہادت ان کے فقہی مذہب کے مطابق ہو اور حساب فلکی کے خلاف ہو، اور جب سعودی عرب کی رؤیت کا فیصلہ مذکورہ بالا شرعی اصول کے مطابق درست ہوا، تو اس صورت میں برطانیہ یا امریکہ کے رہنے والے اس کے مطابق عمل کر سکتے ہیں بشرطیکہ یہ فیصلہ ان تک طریق شرعی سے پہنچ جائے جو کہ معروف ہے۔۔ الخ۔

(فتویٰ نمبر ۴۶۱/ ۷۸ مورخہ ۱۲/ ۹/ ۳۲ھ دار الافتاء دار العلوم کورنگی کراچی پاکستان)

☆۔ بلکہ شیخ الاسلام مولانا تقی عثمانی کے بیان کے مطابق ۱۱ تا ۱۳ فروری ۲۰۱۲ء مکہ مکرمہ میں منعقد ہونے والی رابطہ عالم اسلامی کی عالمی کانفرنس میں عرب وعجم کے علمائے کرام کی اکثریت نے اس صورت کو بہترین قرار دیا ہے کہ اگر مشرق میں چاند نظر آجائے اور اس کا ثبوت مغرب کے کسی ملک میں ہو جائے تو مغرب کے ملک کو اس پر عمل کر لینا چاہئے (آپ جانتے ہیں کہ سعودی عرب ہمارے مشرق میں ہے لہٰذا وہاں کی رؤیت کا ثبوت امریکہ و کینیڈا مغربی ممالک میں معتبر اور حجت ہوگا۔ ناقل) (ماہنامہ البلاغ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ)

نیز سعودی عرب کے ۳۰ سے زیادہ چوٹی کے جید علماء و مفتیان نے اپنے دستخط شدہ بیان میں سعودی رؤیت کو شرعی کہا ہے بلکہ مفتی اعظم سعودیہ شیخ عبدالعزیز عبداللہ بن باز اور امام کعبہ شیخ محمد عبداللہ السبیل نے سعودی عرب میں رؤیت کو شرعی قرار دیتے ہوئے اس کے خلاف منفی پروپیگنڈہ کرنے والوں کی سخت الفاظ میں تردید کی ہے۔ کہ " جو حضرات یہ کہتے ہیں کہ سعودیہ کے ثبوت ہلال کا اعلان محکمہ موسمیات کی تقویم (کیلنڈر) کے مطابق کرتے ہیں یہ بہتان عظیم اور سراسر جھوٹ پر مبنی ہے۔ ایسوں پر اللہ کی لعنت ہے۔ اور یہ ان کذابوں کے کذب میں سے ایک جھوٹ ہے جن کے دلوں میں مملکت سعودیہ کے لیے کینہ بھرا ہوا ہے اور یہ لوگ سعودی حکومت کو خوامخواہ بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ مملکت میں مہینہ شروع کرنے کے

لیے رؤیت ہلال کے ثبوت پر اعتماد کیا جاتا ہے نہ کہ رسمی تقویم امّ القریٰ پر، کیونکہ یہ تقویم فلکی حساب پر مبنی ہے جو مملکت کی دفتری تاریخوں کی ضرورت کے لیے ہے اور جب یہ رؤیت سے خلاف ہو تو رؤیت ہی کا اعتبار کیا جاتا ہے نہ کہ امّ القریٰ کی تاریخ کا۔ انتہیٰ کلامہ۔ (جیسا کہ ترجمہ میں ملاحظہ کر سکتے ہیں) اسی لئے فقیہ العصر مفتی رشید لدھیانویؒ نے مفتی اعظم سعودیہ کے وضاحتی خط اور بیان کے بعد قدیم رائے سے رجوع کر کے سعودی رؤیت کو شرعی رؤیت مان لیا تھا بلکہ اس کی صحت میں کسی قسم کے شبہ کی بھی اجازت نہیں دی۔

چنانچہ مفتی صاحبؒ لکھتے ہیں، اقتباس ملاحظہ ہو!

(قدیم تحریر ۷ جمادی الاولی ۱۳۹۷ھ / نئی تحریر ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ)۔

سعودی عرب میں ثبوتِ ہلال کے لئے حسابی طریقہ ہرگز استعمال نہیں ہوتا وہ اس کو حرام قرار دیتے ہیں، اور عینی رؤیت پر شہادت کی بنیاد پر فیصلہ کرتے ہیں، اس سے متعلق سابق رئیس الجامعہ شیخ بن باز اور حکومتِ سعودیہ کی وزارۃ العدل کی تحریریں میرے پاس موجود ہیں، عند الطلب ان کی فوٹو کاپیاں ارسال کی جاسکتی ہیں، رہا یہ سوال کہ وہاں اتنی جلدی رؤیت کیسے ہو سکتی ہے؟ تو اس کی وجوہ کچھ اور ہیں، اس وقت ان کو تحریر میں لانے کی ضرورت نہیں، چونکہ وہاں روزہ، عید اور حج وغیرہ احکام، شرعی قضاء کے تحت ہوتے ہیں اس لئے ان کی صحت میں کوئی شبہہ نہیں۔ (احسن الفتاویٰ ۴۹۴ جلد ۴)

☆۔ نیز سعودی رؤیت پر اعتراض کرنے والے در اصل سنت کا سادہ طریقہ اور آئمہ اربعہ کا اتفاقی مسلک چھوڑ کر ایک درجے میں فلکی حسابات (Calculation) کی پیروی کرتے ہیں جس کی سنت وشریعت میں کوئی سند وجواز نہیں۔ بلکہ یہ طریقہ سنت کے مقابلے میں باطل اور ایک نئے سبب کا اختراع ہے جس سے اختلاف وانتشار کا دروازہ کھلتا ہے۔ جبکہ رمضان کی عبادت اور عیدین کی مسرت میں تمام امت کا اتحاد واتفاق مطلوب شرعی ہے یہی وجہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے "صوموا الرویَته و افطرو الرؤیته" (بخاری کتاب الصوم ص ۲۵۶ ج ۱) میں عمومی طور پر پوری امت کو خطاب فرمایا ہے اور اس عمومی خطاب سے مطلوب یہی ہے کہ امت اپنی عادات اور عبادات میں جس قدر ممکن ہو سکے متحد ومتفق رہے اور یہی اتحاد واتفاق مقصود ہے۔ کیونکہ حدیث "صوموا لرؤیته وافطروا لرؤیته" میں نہ رؤیت کا فاعل مذکور ہے

اور نہ محلِ روئیت ہی مذکور ہے بلکہ فاعل اور محل دونوں عام ہیں کہ کوئی بھی ہو اور کہیں بھی ہو بس رؤیت کا ثبوت ہو جائے چنانچہ حضرت حکیم الامّت مولانا اشرف علی تھانویؒ لکھتے ہیں کہ (اقتباس) ''ہر مقام کی رؤیت ہر مقام کے لیے کافی ہو جائے۔'' یعنی ایک جگہ کی رؤیت دنیا میں ہر جگہ کے لئے معتبر ہوگی۔ (امداد الفتاویٰ ص ۱۰۸ ج ۲ تھانوی)

اس لئے کہ اگر رؤیت کا فاعل مخاطبین کو قرار دیا جائے تو حدیث کا ترجمہ ہوگا:

تم سب چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور تم سب چاند دیکھ کر عید مناؤ!

چنانچہ فقیہ الہند حضرت مولانا مفتی محمود الحسن گنگوہیؒ (سابق صدر مفتی دار العلوم دیو بند) اپنے فتاویٰ محمودیہ میں لکھتے ہیں: (اقتباس)......

اس صورت میں ہر شخص کے حق میں اس کی اپنی رؤیت معتبر ہوگی، کسی دوسرے کی رؤیت کافی نہ ہوگی چنانچہ مطلب ہوگا ''جو چاند دیکھے وہ روزہ رکھے''۔ لیکن یہ معنی بالاجماع باطل ہیں کیونکہ اس صورت میں بہت سے مکلّف مسلمان روزہ رکھنے سے بچ جائیں گے۔ بعض کچھ وقت کے لئے اور بعض ہمیشہ کے لئے مثلاً جو اندھے ہیں یا ضعیف البصر ہیں یا وہ خواتین جو کسی بلند مقام سے چاند نہ دیکھ سکیں یا وہ لوگ جو باوجود شہر میں رہنے اور چاند کی رؤیت ہونے کے چاند نہیں دیکھ پائے۔ اس لئے کہ نہ ہر شخص چاند دیکھتا ہے اور نہ ہی ہر ایک کو چاند دکھائی دیتا ہے

دوسری صورت یہی ہے کہ رؤیت کا فاعل عام ہو کہ بعض کی رؤیت سب کے حق میں معتبر اور کافی ہو جائے اور محلِ رؤیت بھی عام ہو کہ رؤیت کا ثبوت دنیا میں کہیں بھی ہو خواہ مشرق میں ہو یا مغرب میں تو سب پر روزہ رکھنا اور عید منانا واجب ہوگا۔

(کفایت المفتی ص ۲۲۴ ج ۴، فتاویٰ محمودیہ ص ۴۳ ج ۱۰)

چنانچہ مرجع علمائے دیوبند حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ الکوکب الدری میں اس حدیث کا ترجمہ و شرح ارشاد فرماتے ہیں۔

"فقال بأن رؤية أهل مطلع يجب الصيام بحسبها على كل أهل الأرض و لعله استند فى ذلك بقوله ﷺ صوموا لرؤيته و أفطروا لرؤيته فان لفظة صوموا عامة خوطب بها كل من يصلح للخطاب حيث ما كان و ترك فاعل الرؤية نهى مطلق تحقق بتحقق الفرد الواحد أيضاً فكان المعنى يا أيها المؤمنون كلهم (٢)

صوموا إذا وجد الرؤية و أنت تعلم أن رؤية أصحاب بلد رؤية فأمروا بالصيام عند ذلك ، و لعل الوجه فی قوله ﷺ ذلك البناء علی الاتفاق ما أمكن فان اتفاق الأمة فی العادات و العبادات مقصود ما أمكن زماناً أو مكاناً أو بحسبهمامعاً و هذا التقرير موقوف علی مزيد تدبر فی مبانی الأحكام"

**(خلاصہ):** پس فرمایا کہ اہل مطلع کا چاند کو دیکھنا روزوں کو اس کے (دیکھنے) کے مطابق تمام زمین والوں کے لئے واجب کر دیتا ہے اور اس میں دلیل آپ ﷺ کا قول ہے "صوموا لرؤيته و افطروا لرؤيته" کہ: "اس کو دیکھ کر روزے رکھو اور اس کو دیکھ کر روزے چھوڑو" لہٰذا الفاظ "صوموا" مطلق ہے جس کے ذریعے ہر اس شخص کو مخاطب کیا گیا ہے جو اس خطاب کے قابل ہے (جس پر روزہ فرض ہے) خواہ وہ کہیں بھی ہو گویا کہ معنی مراد یہ ہے کہ "اے سارے ایمان والو" اور آپ ﷺ کے اس قول کا منشاء جہاں تک ممکن ہو سکے اتفاق ہے کہ عادات و عبادات میں باعتبار زمان یا باعتبار مکان یا زمان و مکان دونوں اعتبار سے، ہر ممکن طریقے سے امت کا اتفاق مقصود ہے۔ الخ۔ (الکوکب الدری ص ۳۴ شرح ترمذی ج ۲)

گویا حضرت گنگوہیؒ اور مفتی کفایت اللہؒ اور اعلحضرت احمد رضا خان بریلویؒ کے ارشاد کے مطابق "اختلاف مطالع مطلقاً غیر معتبر" کی رو سے رؤیت ہلال کی احادیث کا ترجمہ یوں ہو گا!

اے دنیا بھر کے مسلمانو! تم روزے رکھو (**اپنے میں سے بعض مسلمانوں کے آنکھ سے**) چاند دیکھنے پر (خواہ وہ دنیا میں کہیں بھی ہوں) اور تم عید مناؤ (اپنے میں سے بعض مسلمانوں کے آنکھ سے) چاند دیکھنے پر (خواہ وہ دنیا میں کہیں بھی ہوں) اور تم قربانیاں کرو (اپنے میں سے بعض مسلمانوں کے آنکھ سے) چاند دیکھنے پر (خواہ وہ دنیا میں کہیں بھی ہوں۔ بشرطیکہ ان کا چاند دیکھنا شرعی شہادت یا خبر سے ثابت ہو جائے)۔

نیز "الاستاذ الدكتور وهبة الزحيلی اپنی معرکۃ الآرا تالیف الفقه الاسلامی وادلته" میں جمہور فقہائے اسلام کے متفق علیہ مذہب اور حنفیہ کے مفتی بہ قول اور ظاہر الروایت کو امت کی عبادت میں وحدت و اتحاد کی بناء پر راجح قرار دیتے ہیں اور رمضان و عید کی عبادت و مسرت میں اختلاف و انتشار خصوصاً آج کے دور میں نا قابل قبول ٹھہراتے ہیں چنانچہ لکھتے

ہیں..... اقتباس ملاحظہ ہو

"وهـذا الـرائـى (رائـى الـجـمهور) هو الراجح لدى توحيداً للعبادة بين المسلمين و منعاً من الاختلاف غير المقبول فى عصرنا و لأن ايجاب الصوم معلق بالرّوية دون تفرقة بين الاقطار" (الفقہ الاسلامی وادلتہ ص ۱۶۶۲ ج ۳)

☆۔بہرکیف مذکورہ تمام تر دلائل وتفصیلات سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ رمضان کی عبادت اور عیدین کی مسرّت میں پوری امتِ اسلامیہ کا متحد ومتفق ہونا لازم ہے اور اسی کا رسول اکرم ﷺ نے حکم فرمایا ہے اور یہی آپ ﷺ کے ارشاد کا منشاء ہے جیسا کہ امام ربّانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے زمان یا مکان یا زمان ومکان دونوں اعتبار سے جس قدر ہو سکے پوری امت کے عید ورمضان میں اتحاد واتفاق کو حدیث کی بنیاد قرار دیا ہے اور استاذ وھبۃ الزحیلیؒ نے تو آج کے دور میں امت کے عید ورمضان میں اختلاف وانتشار کو یکسر نا قابل قبول قرار دیا ہے چنانچہ وہ حضرات جو لوکل مون سائٹنگ پر جمود کئے ہوئے ''سعودی رؤیت حجت نہیں'' کے قائل ہیں ان کے لئے فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانویؒ کی یہ تحریر مشعلِ راہ ہے جو ایک فتویٰ میں انہوں نے جاری فرمائی کہ (اقتباس)

۔۔۔''بندہ نے مسئلہ اختلافِ مطالع پر انفراداً واجماعاً بار بار غور کیا ہر مرتبہ یہی نتیجہ نکلا کہ ''عندالاحنا ف بلاد بعیدہ'' میں بھی اختلافِ مطالع غیر معتبر ہے، اور یہی قول ''مفتی بہ'' ہے ضرورت کے پیشِ نظر بلاد بعیدہ وقریبہ میں فرق کے قائلین کو بھی وسعت سے کام لینا چاہیے'' (احسن الفتاویٰ ص ۴۲۵ ج ۴)

☆۔اور جبکہ اس وقت عبادتوں اور مسرتوں میں امت کی سب سے بڑی ضرورت اور انتہائی ترجیح باہمی الفت ومحبت اور صفوں میں اتحاد واتفاق ہے اور وہ تبھی ممکن ہے جب گلوبل مون سائٹنگ کا اتفاقی مسلک اختیار کیا جائے جس کی ہر ایک کے لئے قابلِ قبول شاندار عملی شکل مرکز اسلام مکہ مکرمہ کی رؤیتِ ہلال کمیٹی امّ القریٰ کے فیصلے کو تسلیم کرنا ہے۔ چنانچہ لوکل مون سائٹنگ کے قائل حضرات کو اتحادِ امّت کی خاطر وسعتِ قلبی سے کام لینا چاہیے اور مرکز اسلام مکہ مکرمہ کے مطابق ایک ہی دن میں رمضان کا آغاز اور ایک ہی دن میں عید کی خوشیاں منانی چاہئیں۔لیکن اگر باوجود تمام دلائل مذکورہ کے ان حضرات کے اب بھی کچھ علمی تحفظات ہوں تو بھی بغرضِ اتحاد امّت محمدیہ ﷺ ان کے لئے قابلِ عمل شرعی جزئیہ موجود ہے اور وہ یہ کہ تمام

اسلامی ممالک اور دنیا بھر کے مسلمان مرکزِ اسلام مکّہ مکرّمہ کی رؤیت ہلال کمیٹی امّ القریٰ کے فیصلے کو خاص رؤیت ہلال کے باب میں اپنے اوپر ولایت دے کر اپنے ملک میں حجّت مان لیں تو بھی کوئی شرعی قباحت اور محظور لازم نہیں آتا بلکہ یہ عین شرعی فیصلہ ہوگا جیسا کے فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانویؒ نے ایک سائل کی اس تجویز کی تائید کرتے ہوئے فرمایا:
(اقتباس ملاحظہ ہو..)

**سوال کا جزء(۴):** "انما المؤمنون اخوۃ" کے تحت تمام دنیا کے مسلمان ایک خاندان کے افراد یا ایک سوسائٹی کے ممبر ہیں، تمام یا بعض دینی امور میں کم از کم ان کا ایک امیر یا قاضی ہونا کیسا ہے؟ کہ جس کی اتباع میں دنیا کے کسی بھی مقام پر چاند نظر آنے کی صورت میں ساری اسلامی دنیا میں ایک ہی روز تاریخ کا آغاز کیا جائے، کوئٹہ میں چاند نظر آنے کی صورت میں اگر لاہور میں عید ہوسکتی ہے، تو مکہ معظّمہ میں چاند نظر آنے کی صورت میں انڈنیشیا میں جائز ہوگی کہ نہیں؟ جبکہ مسلمانوں میں جغرافیائی یا سیاسی حدود اہم نہیں، بلکہ جنوبی افریقہ اور انڈنیشیا کے دو مسلمان باہم اپنے آپ کو بہت قریب پاتے ہیں جبکہ ایک ہی شہر کے ایک ہی محلے کے دو مختلف المذاہب افراد کے دل باہم کوسوں دور ہوتے ہیں، ہمارا آئندہ اجلاس یکم فروری کو ہونا قرار پایا ہے، لہٰذا مہربانی فرما کر ان سوالات کا جواب تحریر فرما کر عنداللہ مأجور ہوں۔

جواب کا جزء(۴): اگر مسلمانوں کی تمام حکومتیں رؤیتِ ہلال کے فیصلے کے لئے کسی کمیٹی کو اختیار دیدیں تو اس کمیٹی کا فیصلہ ان سب حکومتوں کے لئے واجب العمل ہوگا، بشرطیکہ ارکان میں ماہرینِ فقہ کی اکثریت ہو، اور اُن کی رائے کو قانونی غلبہ حاصل ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (۱۵ صفر ۹۹ء) (احسن الفتاویٰ ص ۴۹۸ ج ۴)

☆۔ظاہر ہے یہ کمیٹی "رؤیت ہلال کمیٹی امّ القریٰ مکّہ مکرّمہ" بھی تو ہوسکتی ہے جس میں ماہرین فقہ کی اکثریت بھی ہے اور ان کی رائے کو قانونی غلبہ بھی حاصل ہے چنانچہ تمام دنیا کے مسلم ممالک اور غیر مسلم ممالک میں قائم مسلمانوں کی رؤیت ہلال کمیٹیاں مرکز اسلام مکّہ مکرّمہ کی رؤیت ہلال کمیٹی کو اپنے اوپر اختیار و ولایت محض امتِ محمدیہ ﷺ کے اتحاد و اتفاق کی خاطر دے دیں۔

Under the Supervision of:
**AL-MUNEER FOUNDATION INC.**
**DARUL IFTA'A**
**KHATM-E-NUBUWAT BOARD**
195-04 Hillside Avenue Hollis NY 11423
Tel: (718)-736-0440 | www.MuftiMuneer.org
غزالیِ دوراں قطبِ وقت حضرت شیخ الحدیث مولانا مفتی نیاز محمد ختنی (قدس سرہ)

﴿ بیاد ﴾

# دارالافتاء ختمِ نبوۃ بورڈ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی (رحمۃ اللہ علیہ)

تو مرکز اسلام کا فیصلہ پوری امّت کے لئے حجّت اور واجب العمل ہوگا اور یوں امت ایک ہی دن میں رمضان کا آغاز اور ایک ہی دن میں عید کی خوشیاں منائے گی اور اکٹھے ہی عیدِ قربانی کی سعادتیں لوٹے گی۔

(فتاویٰ شامی ص 355-354 ج)(شرعی ثبوت ہلال صفحہ 185-181) (سعودی عرب کی رؤیت صفحہ 39-33)
(رؤیت ہلال واعتبار مطالع صفحہ ۱۸۔۱۸۱ از مفتی محمد نعیم کراچی، ماہنامہ البلاغ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ)

والله الموفق والمعين وماذلك على الله بعزيز

کتبہ: مفتی منیر احمد اخون
رئیس دار الافتاء ختم نبوت نیو یارک
ان: محدث العصر حضرت مولانا مفتی نیاز محمد ختنی
شہید اسلام حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی
پاکستان، بنگلہ دیش، مکہ، اور مدینہ کے مقتدر علماء کے علاوہ نارتھ امریکہ کے زمہ دار علماء کی تصدیقات:
(مفتی سید اکبر سلیم ندوی، مسجد ابوہریرہ، ہیوسٹن)
(مولانا نعیم الاسلام مدنی مسجد و سائیڈ نیویارک)
(مولانا عبد الغفار جور بیا اسلامک سنٹر اٹلانٹا)
(مولانا محمد اسد خالد المدینہ مسجد اٹلانٹا)
(مولانا عبد الحق، مسجد ابوہریرہ نیو یارک)
(مفتی عبد المالک نیو یارک)
(ڈاکٹر نظام الدین، صدر تھانوی مسجد نیو یارک)
(مولانا زکریا محمود، بیت اشرف بروکلین، نیو یارک)

For Complete Fatwa with all details visit: www.kitabummuneer.org/moonfatwa

**(ضروری وضاحت)**

اس خلافت نامہ کوشائع کرنیکا مقصد محض انفارمیشن درست کرانا ہے کہ الحمدللہ احقر کی اَصلاً باقاعدہ تحریری اجازت وخلافت بلافصل میرے والدنسبتی شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید (رحمہُ اللہ) سے ہے اور اسی پر تاحال سالکین کوتوبہ کراتا ہوں اور حق تعالٰی شانہ دین کے مختلف شعبہ جات میں الحمدللہ کام لے رہے ہیں جو کہ شفیق والدینؒ اور حضرت شہیدؒ کی نسبت ومحبت کاثمرہ ہے۔ واللّٰہ الموفق والمعین

# خلافت نامہ

شہید اسلام حضرت مولانا محمدؐ یوسف لدھیانوی شہید (قدّس سرّہ)
کی جانب سے استاذ الحدیث حضرت مولانا مفتی منیر احمد اخون (دامت برکاتہم)
کے لیئے تحریری اجازت نامہ بیعت و خلافت در سلاسلِ اربعہ خصوصًا سلسلہ چشتیہ صابریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیز مکرم مولوی منیر احمد سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمام احوال و کیفیات و معمولات موجب تشکر ہیں۔ کئی دن سے قلب پر وارد ہو رہا ہے کہ آپ کو اجازت دے دوں، سو توکلاً علی اللہ اس وارد پر عمل کرتے ہوئے تم کو اجازت دیتا ہوں۔

یہ ناکارہ تو ہمیشہ نا اہل رہا۔ اپنی نا اہلی و روسیاہی کی بنا پر ایک عرصہ تک بیعت لینے سے بھی ہچکچاتا رہا، یہ امانت آپ کے سپرد کرتا ہوں۔ حق تعالیٰ شانہ محض اپنے لطف سے اس کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کی آپ بیتی ع۶ میں اجازت و خلافت کے بارے میں ایک اہم مضمون لائق ملاحظہ ہے۔ اس کو بغور ملاحظہ فرمائیں۔ خلاصہ یہ کہ اجازت و خلافت کو دلیل لیاقت نہ سمجھا جائے۔ بلکہ اپنے کو مبتدی سے بھی فروتر سمجھ کر مجاہدہ و محنت میں مزید کوشش کی جائے۔

احوال خود مقصود نہیں۔ البتہ محمود ہیں، مقصود حقیقی وراء الوراء ثم وراء الوراء ہے۔ اور وہ فنائیتِ مطلقہ اور عبدیتِ کاملہ ہے۔ جس پر رضائے الٰہی کا ترتب اور مقبولینِ بارگاہِ الٰہی کی معیت کی امید کی جاتی ہے۔ بس رضائے محبوب کے لئے مرمٹنا اور اپنے ارادات سے نکل جانا یہ اصل دولت ہے۔ حق تعالیٰ شانہ محض اپنے لطف سے اس روسیاہ کو بھی اس کا کوئی شمہ نصیب فرما دیں۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

دوام ذکر، معمولات کی پابندی اور اپنے نفس کے رذائل کی اصلاح میں لگے رہنا دائمی عمل ہے۔ اس سے کبھی غفلت نہ ہونی چاہیے حق تعالیٰ شانہ آپ کو ظاہری و باطنی دولتوں سے نوازیں۔ اور اپنے محبوب و مقبول بندوں کی معیت نصیب فرمائیں۔ آمین

والسلام
محمد یوسف عفا اللہ عنہ
۲۷ - ۹ - ۱۳ھ
شب دوشنبہ بوقت سحر

۲۱ مارچ ۱۹۹۳
مطابق ۲۷ رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ
بوقت تہجد

حضرت مولانا محمدؐ یوسف لدھیانوی شہیدؒ
(اجازت و خلافت)
• قطب العالم حضرت شیخ الحدیث مولانا محمدؐ زکریا کاندھلوی مہاجر مدنیؒ
• عارف باللہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الحئی عارفیؒ

Sheikh-ul-Hadith Hazrat Maulana

# MUFTI MUNEER AHMED AKHOON

Son of Muhaddisul Asar Hazrat Moulana Mufti Niaz Muhammad Khutani (RA)

## ACADEMIC QUALIFICATIONS:

| | |
|---|---|
| **PhD in Islamic Jurisprudence** | Jamia-tul-Uloom Al-Islamia, Binnori Town, Karachi, Pakistan |
| **M.A. Islamic Studies** | Wifaqul-Madaris Al-Arabia Pakistan |
| **Bachelor of Theology** (Darse-Nizami) | Jamia-tul-Uloom Al-Islamia, Binnori Town Karachi, Pakistan |
| **Specialization in Expalanation of Qur'an** (Doura-e-Tafseer) | Jamia Nusrat-ul-Uloom, Taught by Hazrat Maulana Sarfaraz Khan Safdar Gujranwala, Pakistan |
| **Specialization in Islam Banking & Finance** | Jamia Darul-Uloom, Conducted by Justice Mufti Taqi Usmani (DB) Karachi, Pakistan |

## SERVICES:

| | |
|---|---|
| **Director of Religious Affairs** (2001 - Present) | Westchester Muslim Center (WMC), Mt. Vernon, NY |
| **Founder & Chairman** (2004 - Present) | Al-Muneer Foundation Inc. Hollis, NY |
| **Founder & Dean** (2005 - Present) | Darul Uloom Zakariyya, New York |
| **Incharge (Raees)** (2007 - Present) | Dar-ul-Ifta Khatm-e-Nubuwwat Board New York |
| **Scholar Live TV Program** (2011 - Present) | Asrar-e-Rahmat TVONE GLOBAL - DISH 678 |
| **C.E.O.** (2013 - Present) | Reham TV - Kashkol-e-Ma'arifat www.RehamTV.com |
| **Chairman** (2011 - Present) | Muslim Society of Social Awareness (M.S.S.A.) New York |
| **Chairman Shariah Advisory Board** (2012 - Present) | Ijara Loans USA |
| **Founder & Ameer** (2015 - Present) | Jamiat-tul-Ulama North America (JUNA) |

## JOURNALIST:

| | |
|---|---|
| **AKHBAR-E-JAHAN PAKISTAN** | AAP K KHWAB AUR UN KI TABEER |
| **URDU TIMES USA** | AAP KI PERAYSHANIA |
| **SHOHRAT INTERNATIONAL USA** | AAP KAY MASAEL AUR UN KA SHAREE HAL |

## SPIRITUAL RELATIONS:

**Khalifa-e-Mujaz & Son-in-law:** Hazrat Maulana Muhammad Yusuf Ladhyanvi Shaheed (RA)

**195-04 Hillside Ave. Hollis, NY 11423**
**Tel: 718-736-0440**
**needfatwa@gmail.com**
**www.muftimuneer.org**